کیا کسی خاص فقہی مذہب کی تقلید واجب ہے؟

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

چاروں ائمہ اہلِ سنت والجماعت کے، ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور احمد، یہ سارے اہلِ سنت کے امام ہیں۔ تو کیا ان میں سے کسی ایک کی اتباع واجب ہے؟ اور اس پر کیا دلیل ہے؟

جواب: کسی بھی مخلوق کی اتباع واجب نہیں سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ اور لوگوں کی اتباع واجب نہیں۔ لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ صحابی کا قول حجت ہے اور ان کی اتباع دو شرطوں کے ساتھ کی جاتی ہے:

۱۔ کسی شرعی نص (قرآن وسنت) کی مخالفت نہ کرے۔ ۲۔ کسی دوسرے صحابی کی مخالفت نہ ہو۔

اگر کسی شرعی نص کی مخالفت ہوئی ہو تو یہ بات معلوم ہے کہ شرعی نص کی اتباع زیادہ حق رکھتی ہے اور اگر کسی ایک صحابی نے مخالفت کی ہے، تو دونوں میں سے جو زیادہ راجح قول ہے صحابہ کا اسے لیں گے۔ رہا ان کے علاوہ (کی اتباع واجب ہونا) تو یہ جائز نہیں ہے۔ یعنی: میرے لئے واجب نہیں ہے کہ میں حنبلی یا شافعی یا مالکی یا حنفی یا سفیانی بنوں۔

سوال: جو لوگ علم حاصل نہیں کر سکتے؟

جواب: جو لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے انہیں اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ اہلِ علم سے پوچھیں۔ اللہ کا فرمان ہے:

فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (یعنی: اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ علم سے دریافت کر لو) (سورۃ النحل: ۴۳)

تو جسے نہیں معلوم ہے اس کے لئے تقلید فرض[1] ہے۔ لیکن وہ کس کی تقلید کرے؟ ہم یہ نہیں کہتے کہ تم پر واجب ہے کہ تم احمد یا شافعی یا مالک یا ابو حنیفہ یا سفیان الثوری یا ان کے علاوہ کسی کی تقلید کرو۔ بلکہ اس چیز کی اتباع کرو جو تمہیں حق سے زیادہ قریب نظر آئے۔

مصدر: لقاء الباب المفتوح (مجلس نمبر: ۱۷۹)

---

[1] دونوں عبارتوں میں فرق ہے: یعنی کسی ایک فقہی مذہب کو اپنے اوپر واجب کر لینا، (مثلاً یہ کہنا کہ مجھ پر فرض ہے کہ میں حنفی یا شافعی وغیرہ بنوں)، اور تقلید کا فرض ہونے میں ان کے لئے جو خود شرعی نصوص سے مسائل اخذ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ اول الذکر جائز نہیں کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں اور ثانی الذکر جائز ہے جن کے پاس علم نہیں ہے۔ تو وہ کسی بھی معتبر عالم سے مسئلہ دریافت کر سکتے ہیں یا بغیر کسی مذہبی تعصب کے کسی قول پر عمل کر سکتے ہیں اور اس کی تقلید=

شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

سوال: تقلید کے حرام ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: میں کوئی دلیل نہیں جانتا تقلید کے حرام ہونے پر، بلکہ تقلید ضروری ہے اس کے لئے جس کے پاس علم نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (یعنی: اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ علم سے دریافت کرلو) (سورۃ النحل: ۴۳)

تو اس آیت سے مسلمانوں کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ عالم جس پر سائل کو جواب دینا واجب ہے، اور ۲۔ غیر عالم اور اس کے لئے واجب ہے کہ وہ کسی عالم سے سوال کرے۔ تو اگر کوئی شخص عوام الناس میں سے ہے، اور وہ عالم کے پاس آتا ہے اور اس سے سوال پوچھتا ہے اور وہ (عالم) اسے جواب دے دیتا ہے تو اس شخص نے اس آیت کے مطابق عمل کیا۔

مگر شاید (سائل کا) مقصد وہ ہے جو سوال میں ذکر نہیں کیا گیا، اور وہ (کسی خاص) مذہب کو (دین جیسا) اختیار کرنے کی حرمت کے بارے میں ہے اس طرح کہ کوئی شخص ان مذاہب (اربعہ) جن کی اتباع کی جاتی ہے ان میں سے کسی مذہب کو دین بنالے کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور مذہب یا ائمہ کے اقوال کی طرف التفات ہی نہیں کرے تو ایسی مذہبی دینداری جائز نہیں کیونکہ وہ کتاب وسنت کے دلائل کے خلاف ہے۔ اہلِ علم لوگوں کو تین قسموں میں بانٹتے ہیں۔ ۱۔ مجتہد،

۲۔ متبع: یعنی بصیرت (یا علم) کے ساتھ[۲] اور

۳۔ مقلد: جو عوام الناس کا معاملہ ہے۔

اسی لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تقلید حرام ہے الا یہ کہ تقلید کو دین بنا لیا جائے۔ جہاں تک مطلقاً تقلید (کا حکم) تو اس کو حرام کہنا جائز نہیں۔

(مصدر: فتاویٰ المدینہ، سوال نمبر: ۳۲)

= کر سکتے ہیں، مگر جب ان پر قرآن وسنت اور اجماع کی روشنی میں حق ظاہر ہو جائے تو وہ اسی کو اختیار کرلیں جو حق ہے۔ جہاں کسی خاص امام کی تقلید کو اپنے اوپر فرض کر لینا غلو ہے وہیں ائمہ کے اجتہادات اور ان کی علمی کاوشوں اور فقہی استنباطات کو پوری طرح رد کر دینا بھی ناانصافی اور جہالت ہے۔

[۲] متبع: یعنی بصیرت (یا علم) کے ساتھ دلائل کی روشنی میں ائمہ کی اتباع کرے۔

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:

سوال: میں ایک ابتدائی مرحلے کا طالب علم ہوں اور میں آپ کے عمدۃ الفقہ کے دروس کی متابعت کرتا ہوں۔ میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا کہ میں امام احمد کے مذہب پر ہوں تو انہوں نے کہا کہ کسی مذہب کی اتباع نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ہمیں صرف سنت کی اتباع کرنی چاہیئے! آپ کی اس پر کیا راہنمائی ہے؟

جواب: اگر اس کے پاس بہت زیادہ علم ہے اور اس کے لئے ائمہ کی محتاجی نہیں بلکہ وہ خود مستقل طور پر قائم رہ سکتا ہے اور ائمہ کے ساتھیوں میں سے ہو سکتا ہے تو اللہ اسے مزید قوت دے۔ مگر اگر اس میں کمی ہے ہمارے جیسوں کی طرح یا اس کے پاس علم نہیں ہے یا علم ہے مگر کمزور ہے تو اس کے لئے تقلید کے سوا اور کوئی راستہ نہیں بچتا۔ لیکن وہ اندھی تقلید نہ کرے۔ تقلید کرے مگر دلیل کے ساتھ۔ اگر ائمہ میں سے کسی سے اجتھاد کی وجہ سے دلیل کی مخالفت ہو جائے تو وہ ان کی اقتدا نہ کرے۔ اگر اسے دلیل واضح ہو جائے تو وہ دلیل کی اتباع کرے (یعنی قرآن و سنت کی اتباع کرے)۔ رہا پوری طرح سے مذاہب کو چھوڑ دینا اور وہ ایسا ہو جائے جیسے وہ کہہ رہا ہو کہ میں امام احمد کے ساتھیوں جیسا ہوں یا مالک یا شافعی یا ابو حنیفہ جیسا ہوں تو اللہ اسے مزید قوت دے اگر وہ واقعی اس کا مستحق ہے!

(مصدر: المنتقیٰ من اخبار سید المرسلین، کے درس میں بتاریخ: ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴)

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد